قرآنی بیان

بے خوفی کا وبال

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

31 January 2025

جمعۃ المبارک کا بیان

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لئے

31 جنوری، 2025ء (متوقع اسلامی تاریخ، 30 رَجَب شریف، 1446ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

بے خوفی کا وبال

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..بے خوفی تمام بُرائیوں کی جڑ ہے
- ✿..ہم اور ہماری بے خوفیاں
- ✿..70 زاہدوں کا عبرتناک انجام (واقعہ)
- ✿..ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عِتاب (واقعہ)

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قِسط:2، صفحہ:18، حدیثِ پاک نمبر:18 ہے:

مَنْ عَسُرَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَحُلُّ الْعُقَدَ وَ تَكْشِفُ الْكُرَب

ترجمہ: جسے کوئی مشکل پیش آئے تو اُسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیوں کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا اُلجھنیں سُلجھاتا اور رَنج و غم دُور کرتا ہے۔[1]

جو ہو مریضِ لَا دَوَا یا کسی غم میں مبتلا
صبح و مَسَا(شام) پڑھے سدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مشکلیں اُن کی حل ہوئیں قِسمتیں اُن کی کُھل گئیں
وِرْد جنہوں نے کر لیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند الہم والشدائد، صفحہ:219۔
2...دیوان سالک، صفحہ:24و25۔

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةًؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دِن، اَے حبیب! تم فرمادو: کیا تم نے خُدا سے کوئی وَعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وَعدہ خِلافی نہیں کرے گا بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:80 سُننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں بنی اسرائیل کی ایک باطنی بیماری کو بیان کیا گیا ہے۔ آیتِ کریمہ کا پسِ منظر کچھ اِس طرح ہے کہ بنی اسرائیل کے وہ افراد جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زِندگی مبارَک میں مَوجُود تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں اِیمان قبول کرنے کی ترغیب دِلاتے، اُنہیں جنّت کا شوق دِلاتے اور دوزخ سے ڈرایا کرتے تھے، اس کے باوُجُود یہ لوگ کلمہ پڑھ کر سیدھے رستے کے مُسَافِر نہیں بنتے تھے۔ آخِر کیا وجہ تھی؟ یہ کیوں کلمہ نہیں پڑھتے تھے، اُن کے کردار اتنے کیوں بگڑ گئے تھے؟ اِس کا ایک سبب اِس آیتِ کریمہ میں بیان ہوا، اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قَالُوْا	(پارہ:1، البقرۃ:80)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور بولے۔

یعنی بنی اسرائیل جو اُس زمانے میں زندہ موجود تھے، اُنہوں نے کہا، کیا کہا؟

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ (پارہ:1، البقرۃ:80)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا کہنا تھا کہ ہم چاہے کچھ بھی کرلیں (گُناہ کریں، رِشوتیں کھائیں، تورات شریف کے اَحکام بدلیں، انبیائے کرام علیہم السَّلَام کی گُستاخیاں کریں، غرض؛ ہم کچھ بھی کریں) دوزخ کی آگ ہمیں چُھو بھی نہیں سکے گی، ہم تو پکّے ٹُھکے جنّتی ہیں، ہاں! دوزخ میں جائیں گے بھی تو گنتی کے دِن ہی رہیں گے، پھر ہمیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔(1)

اُن کے اِس غلط خیال بلکہ خُوش فہمی کے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا:

قُلْ (پارہ:1، البقرۃ:80)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے حبیب! تم فرمادو۔

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ اُن بنی اسرائیل کو فرمادیجئے:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ (پارہ:1، البقرۃ:80)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔

یعنی کون جنّت میں جائے گا؟ کون جہنّم میں رہے گا؟ یہ معاملہ تو آخرت سے متعلق ہے، لہٰذا اِس بارے میں اپنی عقل دوڑانا بالکل ٹھیک نہیں ہے، ہاں! اگر تمہارے پاس کوئی دستاویز (*Document*) ہو، جس میں اللہ پاک نے تم سے جنّت کا وعدہ کر لیا ہو، بھلا وہ دستاویز

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:80، جلد:1، صفحہ:499 مفصلاً۔

تو دکھاؤ! کیا اللہ پاک نے تم سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ وَعْدے کی خِلاف ورزی نہیں کرے گا؟ ہرگز نہیں!! یہ کہیں نہیں لکھا کہ بنی اسرائیل بخشے بخشائے ہیں، جب تورات وغیرہ کسی کتاب میں یہ وعدہ موجود نہیں ہے، پِھر تم کس بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہو کہ تم پکّے جنتی ہو؟

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ (پارہ:1، البقرۃ:80)	تَرْجَمَهٔ کنزُالعِرفان: بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

یعنی بات یہ ہے کہ بغیر عِلْم کے، محض اپنے قیاس سے ہی اللہ پاک پر حکم لگا رہے ہو کہ اللہ پاک نے ہمیں بخشا ہی بخشا ہے، سزا دینی ہی نہیں ہے؟ جبکہ اللہ پاک کے ہاں کا قانون یہ ہے کہ

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ (پارہ:1، البقرۃ:81)	تَرْجَمَهٔ کنزُالعِرفان: کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا اور اُس کی خطا نے اُس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔

یعنی جو گُناہ کمائے اور وہ گُناہ اُسے چاروں طرف سے گھیر لیں یعنی وہ کفر میں جا پڑے، وہ جہنمی ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا[1] اور

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ (پارہ:1، البقرۃ:82)	تَرْجَمَهٔ کنزُالعِرفان: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنّت والے ہیں اُنہیں ہمیشہ اُس میں رہنا۔

یعنی جو اِیمان قبول کرے، نیک کام کرے، یہ جنّتی ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں

1 ...تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:81، جلد:1، صفحہ:428۔

رہے گا۔ لٰہذا اَے بنی اسرائیل! اپنے اِس بُرے خیال سے باز آؤ...!! جہنّم سے بچنے اور جنّت کا حقدار بننے کے لئے کلمہ پڑھو! ہمارے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ رحمت تھامو! اور نیک کاموں میں مَصْرُوف ہو جاؤ...!!

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا | وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
اَبرِ رحمت کے سَلامی رہنا | پھلتے ہیں پودے لچکنے والے[1]

وضاحت: اے گناہ گارو! دامنِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تھام لو...!! وہ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُھتکارنے اور محروم فرمانے والے نہیں ہیں۔ اُن کے حُضُور سَرِ تسلیم جھکائے ہی رکھو کہ جو پودا جھکتا ہے، اس پر پھل لگتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے خوفی تمام بُرائیوں کی جڑ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بنی اسرائیل کی باطنی بیماری تھی، جس کا نام ہے: اَلْاَمْنُ مِنْ مَکْرِ اللہ یعنی اللہ پاک کی خُفْیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، یہ ذہن بنالینا کہ میں تو بخشا بخشایا ہوں، اللہ پاک میری پکڑ نہیں فرمائے گا، بس مَرتے ہی جنّت میں پہنچ جاؤں گا۔ یہ اِنتہائی خطرناک مرض ہے۔ یہی مرض بنی اسرائیل کو بھی لے ڈوبا، غَور فرمایئے! اِس مرض کے سبب بنی اسرائیل کس قدر مَحْروم رہے ❁ یہ کلمہ پڑھ لیتے تو جنّت کے حقدار ٹھہرتے ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا شرف پاتے، ❁ قیامت تک آنے والوں کے اِمام بنتے ❁ اللہ پاک کے ہاں بڑا مقام حاصِل کر لیتے مگر یہ ❁ کفر پر اَڑے رہے ❁ گُناہوں پر ڈٹے رہے ❁ اُن کے اندر سے حق قبول کرنے کی

[1] ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 163و164۔

صَلاحیّت ہی ختم ہو گئی ❁ اُن کے کردار بگڑ گئے ❁ رشوت اور سُود خوری وغیرہ گُناہوں میں مُلوَّث رہے، اِس سب کی وجہ کیا تھی...؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ (پارہ:1، البقرۃ:80)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اور بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔

یعنی اُن کے بگڑنے کی بنیادی وجہ بے خوفی تھی ❁ یہ گنہگار ہو کر بھی خُود کو نیکوکار سمجھتے تھے ❁ بیکار ہو کر بھی اپنے آپ کو جنّت کا حقدار سمجھتے تھے ❁ اللہ پاک کے ہاں مقبول نہیں تھے، پھر بھی خُود کو اللہ کا پیارا خیال کرتے تھے ❁ ان کا یہ ذہن بنا ہوا تھا کہ ہم نے تو جہنّم میں جانا ہی نہیں ہے، گئے بھی تو گنتی کے کچھ دِن ہی کے لئے جائیں گے۔ اُن کی یہی بے خوفی تھی، جس کے سبب یہ گُناہوں پر دلیر ہوئے اور راہِ حق سے مَحْرُوم رہ گئے۔

اِس سے پتا چلا؛ اَلْاَمْنُ مِنْ مَکْرِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی خُفْیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا) ساری بُرائیوں کی جڑ ہے ❁ جب بندہ بے خوف ہوتا ہے تو گُناہوں پر دلیر (*Fearless*) ہوتا ہے ❁ جب بندہ بے خوف ہوتا ہے تو نیکیوں سے دُور ہٹتا ہے ❁ جب بندہ بے خوف ہوتا ہے تو اُس کا کردار بگڑتا ہے ❁ جو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا، وہ دوسروں کو تکلیفیں بھی پہنچا لیتا ہے ❁ جو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا، وہ ظلم و زیادتی پر بھی دلیر ہوتا ہے۔ احیاءُ العلوم میں ہے: بد بختی سے ڈرنا نیک بختی کی علامت ہے کیونکہ خوف اللہ پاک اور بندے کے درمیان ایک لگام ہے، جب یہ لگام ٹوٹ جائے تو بندہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو جاتا ہے۔[1]

تو ڈَر اپنا عِنایت کر، رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر
مِٹا خوفِ جہاں دِل سے، مِٹا دُنیا کا غم مولیٰ!

---

1 ...احیاء علوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف والترغیب فیہ، جلد:4، صفحہ:197۔

تُو بس رہنا سَدا راضی، نہیں ہے تاب ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو بَرباد ہے تیری قَسم مولیٰ![1]

خفیہ تدبیر سے بے خوفی کبیرہ گُناہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوفی (یعنی اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو جانا) بہت نقصان دہ ہے۔ صحابیٔ رسول حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ❁ اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہو جانا ❁ اللہ پاک کی مدد سے نااُمّید ہو جانا ❁ اور اپنے آپ کو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے محفوظ سمجھ لینا کبیرہ گُناہوں میں بہت بڑے گُناہ ہیں۔[2]

ہم اور ہماری بے خوفیاں

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! یہ بے خوفی ہمارے مُعاشرے میں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے، کتنی مرتبہ ایسے جملے سُننے کو ملتے رہتے ہیں: ❁ چھوڑو جی...!! اللہ پاک بہت مہربان ہے، اُس نے بخشش ہی دینا ہے ❁ بعض لوگوں کا ذہن بنا ہوتا ہے کہ اللہ پاک تو ماں سے بھی زیادہ پیار فرماتا ہے، جیسے ہماری ماں ہمیں آگ میں جلتا نہیں دیکھ سکتی، اللہ پاک بھی ہمیں عذاب نہ دے گا۔

یہ شیطان کا بہت بڑا وار ہے، یہ سچ ہے کہ اللہ پاک رحمٰن و رحیم ہے، وہ بہت ہی مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے مگر اِس کے ساتھ ساتھ وہ **جَبّار و قَہّار** بھی ہے، یہ سچ ہے کہ ماں اپنے بیٹے سے اتنا پیار نہیں کرتی، جتنی محبّت اللہ پاک اپنے بندے سے فرماتا ہے مگر یاد رکھئے! ماں اَوْلاد کی محبّت میں مجبور ہوتی ہے جبکہ اللہ پاک بے نیاز ہے۔ وہ چاہے تو

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:98۔
2 ...مکارم الاخلاق لطبرانی، باب فیمن ظلم رجلا مسلما، صفحہ:359، رقم:125۔

عذاب دے، چاہے تو بخشش فرما دے۔ یہ اُس رَبِّ کریم کی رضا پر ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے مالِک کریم کی رحمت سے اُمّید بھی لگائیں، ساتھ ہی ساتھ اس کی پکڑ سے ہر وقت ڈرتے بھی رہا کریں، یہ کبھی ذہن نہ بنائیں کہ میں تو بخشا بخشایا ہوں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۴۹) وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ(۵۰) (پارہ:14، الحجر:49-50)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: میرے بندوں کو خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا، مہربان ہوں اور بیشک میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

70 زاہدوں کا عبرتناک انجام

حضرت وَہْب بِنْ مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں 70 زاہِد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے نیک لوگ تھے)، اُس زمانے میں اُن جیسا نیک اور کوئی نہیں تھا، اللہ پاک نے اُس زمانے کے نبی علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ یہ 70 زاہِد دُنیا سے کافِر ہو کر نکلیں گے۔ اُن نبی علیہ السّلام نے حیرانی سے پوچھا: یا اللہ پاک! اس کی کیا وجہ ہے؟ (یہ تو بہت نیک لوگ ہیں، دُنیا سے بے رغبتی رکھتے ہیں، نیکیوں پر نیکیاں کرتے ہیں، پھر ان کا انجام ایسا کیوں ہو گا؟) اللہ پاک نے فرمایا: اِس لئے کہ یہ اپنے انجام سے بے فِکْر ہو گئے ہیں۔[1]

اللہُ اکبر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! ❁ نیک لوگ ہیں ❁ دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے ہیں ❁ اُن کے زمانے میں اُن کے جیسا عِبادت گزار اور کوئی نہیں تھا مگر افسوس! اُن کا انجام بھیانک ہوا...!! کیوں؟ اِس لئے کہ یہ بے فِکْر ہو گئے تھے، یہ اپنے اَنجام کے مُعاملے میں مطمئن ہو گئے تھے، اُن کے دِلوں میں یہ احساس آ گیا تھا کہ ہم جس

---

1 ...سلوۃ العارفین، باب الخوف من سوء الخاتمۃ، جلد:2، صفحہ:165۔

حالت پر ہیں، ہمیشہ اُسی حالت پر رہیں گے، بس اُن کا یہ اطمینان، اُن کی یہ بے فِکری، اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدبِیر سے بے خوفی تھی جس کے سبب یہ ہلاک ہو گئے۔

الٰہی! میں تیری عطا مانگتا ہوں	کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
بچانا بُرے خاتمے سے بچانا	میں اِیمان پر خاتِمہ مانگتا ہوں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک بے نیاز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ اپنے ذِہن میں رکھئے کہ اللہ پاک بہت بے نیاز ہے۔ وہ چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہِر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گُناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ (پارہ:3، البقرۃ:284)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْعِرفَان: تو جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔

میاں محمد بخش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنی پیاری بات کہی، لکھتے ہیں:

عَدَل کَرَیں تَاں تھَر تھَر کَنْبَن اُچِیاں شَاناں وَالے
فَضَل کَرَیں تَاں بَخْشے جَاوَن مَیں جِیہے مُنہ کَالے

وضاحت: یعنی اللہ پاک بہت بے نیاز ہے، وہ عدل فرمائے تو اُونچی اُونچی شانوں والے بھی تَھر تَھرا اُٹھیں اور فضل فرمائے تو بڑے بڑے گنہگار بھی محض رحمت سے بخشے جاتے ہیں۔

[1] ...وسائلِ فردوس، صفحہ:1-3 ملتقطاً۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حِجاز کا[1]

3 کے اندر 3 پوشیدہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں گُناہوں کی تقسیم کاری بھی کی جاتی ہے: ایک گُناہِ صغیرہ ہوتا ہے یعنی چھوٹا گُناہ، دوسرا گُناہ کبیرہ ہوتا ہے یعنی بڑا گُناہ۔ یہ تقسیم شریعت نے کی ہے اور یہ تقسیم شرعی سزاؤں اور توبہ کے اُصولوں کے لحاظ سے ہے مگر ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟ یہ ذہن بنے ہوئے ہیں کہ چھوٹا گُناہ کر بھی لیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا، مَعَاذَ اللہ! یعنی لوگ چھوٹے گُناہ کو گویا گُناہ سمجھ ہی نہیں رہے ہوتے۔ یاد رکھئے! چنگاری چھوٹی ہو یا بڑی ہو، آگ دونوں ہی لگا دیتی ہیں، اِس لئے اِس چکّر میں نہ پڑیں کہ یہ چھوٹا گُناہ ہے، وہ بڑا گُناہ ہے، بس جو بھی گُناہ ہے، وہ اللہ پاک کی نافرمانی ہے اور اللہ پاک کی ہر نافرمانی اُس کی ناراضی کا سبب ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محمد شریف مُحدِّث کوٹلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے 3 چیزوں کو 3 چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے، (1): اپنی رِضا کو اپنی اِطاعت میں اور (2): اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور (3): اپنے اولیا کو اپنے بَندوں میں۔[2] یہ قول لکھنے کے بعد فقیہِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بُرائی سے بچنا چاہیے کیونکہ معلوم نہیں کس بُرائی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بُرائی کیسی ہی چھوٹی ہو۔ مثلاً (بِلا اجازت) کسی کے تِنکے کا خِلال کرنا بظاہِر ایک معمولی سی بات ہے مگر ممکن ہے کہ اِس بُرائی میں ہی اللہ پاک کی

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 18۔

2 ...الزہد الکبیر للبیہقی، الجزء الرابع، صفحہ: 290، حدیث: 759۔

ناراضگی چُھپی ہوئی ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔[1]

کتے کو پانی پلانے والی بخشی گئی

حدیثِ پاک میں ہے: ایک عورت کو صِرف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا۔[2] ایک اور حدیث پاک میں ہے، **سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:** ایک شخص نے راستے میں سے ایک دَرَخْت کو اِس لئے ہٹادیا تاکہ لوگوں کو اِس سے تکلیف نہ پہنچے۔ اللہ پاک نے راضی ہو کر اُس کی مغفِرت فرما دی۔[3] غرض؛ اللہ پاک کی رَحمت کے واقِعات جَمْع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جَمْع ہی نہ کر سکیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں نا:

مُژدہ باد اے عاصِیو! شافِعِ شہِ اَبرار ہے | تَہْنِیَت اے مجرِمو! ذاتِ خُدا غفّار ہے[4]

وضاحت: اے گنہگارو...!! خوشخبری ہے کہ شہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اے مجرمو...!! مبارَک ہو...!! اللہ پاک بہت بخشنے والا ہے۔

قبر میں آگ بھڑک اٹھی!

اِسی طرح اللہ پاک کے عذاب اور اُس کی پکڑ کی بات کی جائے تو اِس تعلق سے بھی بے شمار واقعات کتابوں میں لکھے ہیں۔ **تابعی بزرگ، حضرتِ عَمْرو بن شُرَحْبِیْل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:** ایک ایسا شخص اِنْتِقال کر گیا جس کو لوگ مُتَّقی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دَفْن

---

1 ...اخلاق الصالحین، صفحہ:60۔
2 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب...الخ، صفحہ:845، حدیث:3321 خلاصۃً۔
3 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشہداء، صفحہ:762، حدیث:1914 خلاصۃً۔
4 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:176۔

کر دیا گیا تو اُس کی قَبْر میں عذاب کے فِرِشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو اللہ پاک کے عذاب کے 100 کوڑے ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تَو پرہیزگار آدمی تھا۔ تَو فِرِشتے بولے: اچّھا چلو 50 ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بَحْث کرتا رہا حتّٰی کہ فِرِشتے ایک پر آ گئے اور اُنہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی اور وہ شخص جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر اُسے دُوبارہ پہلی حالت میں لایا گیا تو اُس نے دَرد سے تڑپتے اور روتے ہوئے فریاد کی: آخِر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو فِرِشتوں نے کہا: ایک روز تُو نے بے وُضُو نَماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے فریادرَسی نہ کی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ پاک ناراض ہُوا تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرِفت فرمائی اور وہ عذابِ قَبْر میں گِھر گیا۔ اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفِرت فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عِتاب

حضرت حارِث مُحَاسِبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک غَلّہ ماپنے والے (*Grain Scaler*) نے اِس کام کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عِبادت میں مَشْغُول ہو گیا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کے

---

1 ...مصنف ابن شیبۃ، کتاب الزہد، کلام علقمۃ، جلد:8، صفحہ:215، حدیث:13۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:18۔

بَعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُس نے کہا: میرا وہ پیمانہ جس میں غَلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے اِحتیاطی کی وجہ سے کچھ مِٹّی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لاپرواہی کے سَبَب صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقت اُس مِٹّی کے برابر کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس قُصُور کے سَبَب عِتاب میں گرِفتار ہوں۔ (1)

قَبر سے چِلّانے کی آواز

اِسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی تَرازُو کو مِٹّی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تَول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کو بھی قَبر میں عذاب شُروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قَبر سے چیخنے چِلّانے کی آواز سُنی۔ کسی نیک بزرگ کو قَبر سے چِلّانے کی آواز سُن کر رَحم آگیا اور اُنہوں نے اُس کے لئے دُعائے مَغفِرت کی، اِس کی بَرَکت سے اللہ پاک نے اُس سے عذاب کو اُٹھالیا۔ (2)

حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ان عبرتناک واقعات سے وہ لوگ ضَرور عِبرت حاصِل کریں جو ڈَنڈی مارتے اور کم ماپ تَول کرتے ہیں۔ آہ! ڈَنڈِی مار کر کم ماپ کر بَعض اَوقات بظاہِر مال میں کچھ زیادَتی نظر آجاتی ہے مگر ایسی آمَدَنی کس کام کی! بسا اوقات دُنیا میں بھی اِس قِسم کا مال وَبال بن جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب

---

1 ... تنبیہ المغترین، ومن اخلاقہم کثرۃ الخوف من اللہ تعالٰی ان یعذبہم... الخ، صفحہ: 47 خلاصۃً۔
2 ... تنبیہ المغترین، ومن اخلاقہم کثرۃ الخوف من اللہ تعالٰی ان یعذبہم... الخ، صفحہ: 48 مفصلاً۔

کتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر مَعاذَ اللہ! آخِرت کا عذابِ شدید بھی برداشت کرنا پڑ جائے۔

کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[1]

تنکے کا بوجھ

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قِسم کے گُناہوں سے توبہ کی۔ پھر 70 سال تک مُسلسَل عِبادت کرتا رہا۔ دِن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ اُس کے تقویٰ کا یہ عالَم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عُمدہ غِذا کھاتا۔ جب اُس کا اِنتقال ہو گیا تو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا مُعَاملہ کیا؟ اُس نے بتایا کہ اللہ پاک نے میرا حِساب لیا، پھر سب گُناہوں کو بَخش دیا مگر ایک تِنکا، جِسے میں نے اُس کے مالِک کی مرضی کے بِغیر لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خِلال کیا تھا وہ تِنکا اُس کے مالِک سے مُعاف کروانا رہ گیا تھا۔ افسوس! اُسی سَبَب سے ابھی تک مجھے جنّت سے روکا ہوا ہے۔[2]

بے خوف مت ہو جایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ کیسے عبرتناک واقعات ہیں، اِن میں ہمارے لئے دَرْس ہے، ہم یہ ذہن ہرگز نہیں بنا سکتے کہ ❁ میں چونکہ فُلاں بن فُلاں ہوں، لہٰذا بخشا جاؤں گا ❁ میں چونکہ بہت دینی علم رکھتا ہوں، لہٰذا ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ❁ میں چونکہ تہجد بھی پڑھتا ہوں، لہٰذا جنّت اپنی ہی ہے ❁ میں چونکہ نفل روزے بھی

---

1 ...سائلِ بخشش، صفحہ: 712۔

2 ...تنبیہ المغترین، ومن اخلاقہم کثرۃ الخوف من اللہ تعالٰی ان یعذبہم...الخ، صفحہ: 48۔

رکھتا ہوں، نفل نمازیں بھی پڑھتا ہوں، لہٰذا بچ جاؤں گا، نہ...!! ایسا ذہن ہر گز نہیں بنانا، اللہ پاک بے نیاز ہے، وہ چاہے تو کسی چھوٹے سے گُناہ پر پکڑ فرمالے، لہٰذا ہر وقت ڈرتے ہی رہنا چاہئے، اُس کی رحمت سے اُمّید لگائے، اُس کی پکڑ کے خوف سے ڈر ڈر کر ہی زندگی گزارنی ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پارہ:9، الاعراف:99)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ کی خُفیہ تدبیر سے صِرف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

خوفِ خُدا ملنا بڑی سعادت ہے

تفسیر رُوحُ المعانی میں ہے: جب اِبْلِیس لَعِین (لعنتی شیطان) مَرْدُود ہوا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ نہ کرنے کے جُرم میں اُسے بارگاہِ اِلٰہی سے دُھتکار دیا گیا تو یہ دیکھ کر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السَّلَام رونے لگے، اللہ پاک نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ عرض کیا: یارَبّ! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ ارشاد ہوا: ایسے ہی رَہو، میری خُفیہ تدبیر سے کبھی بے خوف مَت ہونا۔ (1)

ترے خوف سے، تیرے ڈَر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | ترے خَوف سے یاخُدا یااِلٰہی! (2)

حضرت ابراہیم و حضرت یحیٰ علیہما السَّلَام کا خوفِ خُدا

اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں ہے: اللہ پاک کے خلیل، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لئے

---

1 ...تفسیر رُوح المعانی، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:10، جز:19، صفحہ:217۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطًا۔

کھڑے ہوتے تو **خوفِ خُدا** کے سبب اِس قدر رَوتے کہ ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر) کے فاصلے سے آپ کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔[1]

اللہ پاک کے نبی حضرت یحیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بہت **خوفِ خُدا** والے تھے، جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس قدر رَوتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے۔ حضرت یحیٰ عَلَیْہِ السَّلَام **خوفِ خُدا** سے مسلسل روتے رہا کرتے، یہاں تک کہ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ کے رُخسار مبارک پر زخم ہو گئے تھے۔[2]

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! اللہ پاک کے مَعْصُوم فرشتے، مَعْصُوم اَنبیائے کرام علیہم السَّلَام جن سے گُناہ ہوتے ہی نہیں ہیں، جب وہ بھی خوفِ خُدا سے یُوں تَھر تَھر کانپتے ہیں تو ہم کس بنیاد پر بے خوف ہو سکتے ہیں؟ ہم کیسے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں بخش ہی دے گا؟ ہماری پکڑ نہیں ہو گی۔ اِس لئے اچھا وہی ہے، کامیاب اور سعادت مند وہی ہے جو اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے، اُس کی پکڑ اور عذاب سے ڈرتا رہتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بے خوفی کے وبال سے بچائے، خوفِ خُدا میں رونا، تھرتھرانا اور اِس ذریعے گُناہوں سے بچتے رہنا نصیب کرے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لئے دعوتِ اسلامی کے

---

1 ...احیاء العلوم، بیان احوال انبیاء والملائکۃ...الخ، جلد: 4، صفحہ: 224۔

2 ...احیاء العلوم، بیان احوال انبیاء والملائکۃ...الخ، جلد: 4، صفحہ: 223 خلاصۃً۔

I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال** (*Naik Amal*)، اِس اپلی کیشن میں: ❁ اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لئے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ❁ اس کو 6 مختلف زبانوں ❁ انگریزی ❁ اُردو ❁ ہندی ❁ بنگلہ ❁ گُجراتی اور ❁ سِندھی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ❁ اس میں نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❁ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اِس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی نصیب ہوگی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا اور خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قرآنی آیات یا ان کے ترجمے کو بغیر وضو چھونا نَاجائز و حرام ہے۔

وضاحت: عموماً لوگوں کو یہ مسئلہ تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم کو بغیر وُضُو کے چُھونا نَاجائِز و حرام ہے، البتہ ہمارے ہاں ❁ دِیواروں پر لگانے والے مختلف فَرَیم آتے ہیں، جن پر لَوحِ قرآنی، 4 قُل شریف اور قُرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں ❁ یُونہی اَخباروں وغیرہ پر آیاتِ قرآنیہ یا اُن کے ترجمے ہوتے ہیں ❁ مختلف شَو پِیس (*Show piece*) بازار سے ملتے ہیں، اُن پر آیات لکھی ہوتی ہیں، اُن کو چُھونے اور پکڑنے میں لوگ باوُضو ہونے کا خیال نہیں کرتے۔ یاد رکھ لیجئے! قرآنی آیت یا آیتِ کریمہ کا ترجمہ جہاں کہیں

بھی لکھا ہوا ہو، بے وُضو حالت میں اُسے بِلاحائِل (**Direct**) چُھونا ناجائِز و حرام ہے۔ لٰہذا کتاب، کاپی، اَخبار، سادہ وَرق، فَریم وغیرہ کہیں بھی آیت لکھی ہو، اُسے بے وُضو چُھونے سے بچا کیجئے![1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تھکن سے حفاظت (وظیفہ)

یَاقُدُّوۡسُ (اے نہایت پاک!)

جو کوئی سفر کے دوران یَاقُدُّوۡسُ پڑھتا رہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تھکن سے محفوظ رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:2، صفحہ:326 مفصلاً۔

2 ...فیضانِ سنت، فیضان بسم اللہ، صفحہ:168۔